

CALL No. { ۸۹۱۳۳۱ } ACC. No. ۵۷۳۳۵

AUTHOR ۲۱۶۳۳۵

TITLE



# MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

## RULES:-

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

۱۰۰۰





بسم الله الرحمن الرحيم  
 بسم الله الرحمن الرحيم  
 بسم الله الرحمن الرحيم

قصیده در مناقبت شهباز شهابی المومنین حضرت علی کرم الله وجهه



تألیف و تصنیف: میرزا علی محمد علی بیگ شهباز شهابی

مضامین الطبع و النشر: سید ابوالحسن

بسم الله الرحمن الرحيم

سلسله

هوشمیں آول مد ہوش میان تونہ	سم قاتل سولیا اب یہ مینای
دوریدان سکی ہریدہ ہی نرم عالم	شمع خوشیدہ گرونی گائی تو
مہر کارنگ جیستی قانی کوئی	ماہ کانوہی یونہی سکی جیستی
شاخ ہکی کاشان نہ کہیدین گت بار	پہول کنو کو ستار فکریں پر پونہ
ظاہری بطور سکی ہین حکم سیک گباب	گرجی مہر حرمت ہونہ ہین جاسک
وہ مطلب سکا جسکی ہمد او امین	آئندہ او شہو چیک یونہی خار شک
سبعہ سیکرین اسطرح پریشان	جیستی تو دین سافکرین و ہین

صندلی رنگا باغ کی فنی کو چھو  
 زہرہ و قصص غنا کہنی کی پائین بین  
 اسکی ہاتھ سو سینگ ہوا خست  
 اسکی ہاتھ سو ہوا بدل مرچ ہو  
 سینہ صفا مری کیا ہوا غنی  
 چاکل شل فلم اس سے خوشی ہو  
 زعفر کر کرہ او سکویہ بنا دی غرا  
 کیا عجیب راگر شیر سر ہو جا  
 اگر آدم کا یہ ہوتا محل راحت  
 اسنی پیل کو نظر نہ چپا پانا کام  
 اسنی اور پس کل صدا کیا رشت  
 اسنی موی کو بول کو بھی ڈالا

درد لرز سر سو چوس کو اسنہ شک  
 اسکی گردش سے ہی چکر مین ہوا ج  
 نا ابد اوس سے ہو ویکی سیاہی  
 او سکویہ اسطرح کہتے ہیں جلا و فلک  
 رخشہ و لرزہ ہوا شمس کو اسنہ شک  
 خطا تھیر مین کیا اوس سے جلا و فلک  
 نکلے دنیا میں کسی سے ت اگر تندی  
 چاکل ان یہ ہر طرح خیر کتا ہو  
 رشتی سب سجدہ میں اونکی صفت یہ ملک  
 نرائع و قایل کا قصہ غیا یان  
 اسنی موی فوج کو طوفان اندوہ  
 اسنی کی دعویٰ غنی کو کی گما

اسکو عالی سعادت اودنی شعل	اسکی بانیید و ملوٹاؤ اسکی اوزرک
شعلہ آتش نمرود عین میں سو ہوئے	اہل خلت کو کلچو نکو تو کم و مرندک
قصہ حضرت بملول سوا گاہ پین ب	اوسکو نادان یہ کہو اوچر ہو وزیرک
ہو یہ وہ ابلق ایام الہی تو بہ	شہسوار فرخو چو ہنیکہ گذر شو شکر
ہوں ہر اکرم و فضل عجبی اسرائیل	اوپر فرعون مسلط ہو بعد شکر
اسنو کیا کیا نہ بکا و پین کو یوسف	اسنی کی حضرت یعقوب سے کہ چشمہ
حوت کو بطین میں یوسف کو کیا قید سخا	اسکو بیداد کا غلام ہو مائی تاک
اسکو یاتوسف سلیمان یوں غم ہر یا	کہا گو جیسو سلیمان صا کو دریاک
خضر کو چپی و غوا سو کباب حیات	ورنہ وہ بحر حوادث میں تیرا تک
اسنو جرجیس کو یوں نار یوسف جلوایا	روئی کو حدیث و رای کوئی رکھ کر نجاب
اسنو کراؤ نہ کیا عفت میر محمد کلام	اسنو بنو انبی ہو دوئی نہ کیا کیا بکتاب
شجر عمر کیا اسنو تہ ارہ جو ر	اسنو قتل کر یا میں چہرہ پیک

آخر اتنا ہی اسی رنگ گوارا نہوا	خون یسجی کور باجو شہن مت مدت تک
دون پرستی کی یسجی تھی اسکی جو دیل	کہ بر خلاق ملک پیادین چواندک
شکستین سب نقش کھنڈا کی طرح شہن	اسکو باعث ہو تہ جائہ آذر کی ہڑ
اسکو دسوزی نہ منظور ایم کی صو	مخو غضب آتش نرود سہا سیدک
نہ تو چو ٹوکی محبت نہ بڑو کا حداد	ایک دین اسکی گناہ نہیں بڑک کو چک
اسو کی حضرت عیسیٰ کے لہو دار کی فکر	ور نہ کیا حصد کہ تھو تو یودی ہر د
پر بلند اوکا نصیر تہا کہ ہو حجر مدین بند	سر اس تو ذی کوچی و پندیشیک
رہ تو دنیا میں تو بھی نہیں اسکا تہون	اڑ پکڑی پھر ہر کی اس سوا تبک
اسو شمع حوان صفا سو کدورت کے	کہ جو خورشید و زشائے عیاں تلک
جسکو باعث ہو ایاک مانہ ظاہر	سنگ اگر چہ چرخ غار میں ہر دور تلک
جسکی عالم کو سہا سار گناہوں کیا	والی اوست شہت پہ پاکہ میں ہر دورک
گوہر ملت بضیا کو ملی جس سے آب	سنگ ہو اور در دندان ان کی

عمل سید لاکا تے شیر خدا  
 شیر الله کو چہ چسپو شکست  
 شیر الله کو وہ بیچ بد الله لایب  
 یان لکھون بت شاہین یکین طالع  
 تیرہ شیرین لایبین زلفک  
 قبلہ اہل ورم کعبہ ارباب تقی  
 حرم کعبہ اخلاص خداوند کریم  
 مرکز کاف کرم سعدان خلاق وحم  
 جوہر کان بامت مہ اوج فرحت  
 جلوہ شمع ہادی شمع شب تنغنا  
 ورق سخا قدرت گل باغ برکت  
 یا علی عارض نورانی درویش شہ تر

ابن لجم کو وہ ہاتھو ہوی قتل ملک  
 شیر الله کو وہ چسپو با شکست  
 شیر الله کو وہ بازو احمد بر شک  
 حسین جو مطلع خوشایند کج ہلک  
 تجھے فضل جو بین لکھو کو تو ہی ہر شک  
 فخر دین فخر عرب فخر بیشتر ملک  
 کعبہ مکہ توحید الہی بر شک  
 ابرو خلاق کو خم عین بیت یک  
 محل توقیر کو نکات ویرت کی ہلک  
 مہر الفت کو ضیا ماہ عفا کی ہلک  
 پنچہ لطف کو نکات گل شفقت کی ہلک  
 رونما عجا کو حسین جد فاکو عینک

کوہ ٹکین دہری صاحب قدر علی  
 سامنی آتو تمبر کی طرح سی ہین گہرا  
 قد سیدو کو ہوتیری روزنہ پر نور کا شق  
 پنجہ مہر تریشیہ کا پنچہ سے شہا  
 حسرو انام خدا ہمت والا تیری  
 ساتی حوض و اترا خالص پوچھو  
 ہوتیری عین شجاعی کا تصویر جی  
 اوج یہ پاتہ لو پر فلک سیویت  
 تو وہ بحر کرم نظم ہو تیری شہنا  
 ہوتیری فیض قدم شوشن طلحہ خرم  
 موتیوں کا مری آنکھوں جو شب بربا  
 چونک کر لولا تر بندہ کی کہ ہو در پتھم

عرش افلاک علو عالم فرستے فلک  
 شاہ و سلطان ملک خان دیوانہ بک  
 شمع شب کو بجھو روانہ تیر روح ملک  
 چٹکی فیل شب غم تو یہ پیکر مستک  
 نعمت خوان علی یمن ہمہ نامد ملک  
 در توبہ پہ دین دست سب دور دستک  
 لاکھ دین آنکھ نہ اک طفل سیو جاسکے  
 پوچھ کر تو تیر دین دست سب دور دستک  
 بڑی ایک بات جن جو بحر عرضی ابلیس  
 گرتی عذ کر کی مخلصین جو فتنہ شکست  
 یاد دین در و گشتی آنکھ نہ چک  
 طفل کو شک کا پنجہ شرکان تہسک

لبت هر کجا جود کز تر تو سر عیان پاشم اقصای تو که جو آه و فغان ای که مطلع ز دور قلم منی که نه توانا بیدار و نه سعاد منی خاک	شیر و جاد و زخ شایه شری کی بود عیان لغت ز تو که من کی با چشم شک که نه توانا بیدار و نه سعاد منی خاک
---	---

مطلع

با تیر که یون قلم شیر تر از اجا تیرک ویکه تیر که تیر حضرت که دور و نزدیک که تیرین هر نبوت کی صفا تیرین ذکر که تیرین جهر ایشی تیرین تیری فیض شامی که ز ناز و بیناد غم تیری سرفراز و غلام و غنیمت و کل حلقه تیر غم فیض ترا که لیدین شام و دم توجدی قطره شبنم که صفا و سرکی	بد قدرت من منجی کار و دوا عالم و نیک و سحر و جاد و زخ شایه شری کی بود جسطرح حوت نه بود جانکده که دور و نزدیک گوشه شوش و شوشی ایجا و این تیرین ملک میچو و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر طفل غنچه تیرین فیض شام و دم تیری چو یون نشی من بخوار که تیرین خاک چشم ز کس نه بود چشم صدف و شک
---	--

جو نیر سائے ہو پاؤں خدا چھوٹا  
 رعب کے ساتھ تیر عدل کا آئی جو خیال  
 لیکے تلوار جو غصہ بین باغ کو سمند  
 ہو دعا تری بغیر جوابیت شعی  
 کہما کو طرح نہ بشاش ہو غم ازل  
 مینہ کو قطرہ ہو واخل ہو پویش  
 قلم کو مٹی مند ہو روضہ شفاف مین  
 چتر شاہی ہو ترا سارہ افضال خدا  
 ہو صیغ شہزادہ کا تیار غلاف  
 کیون اعدا کا تیر خرمین تی جلیبا  
 حرف ماہی مین غصہ ہو برس پڑتا ہے  
 کیون مخمیر مین دوزخ ہو حرارت کافور

یا علی انت مع اللہ و اللہ معک  
 شیر کو عیس مین دل تو سنگا جو چک  
 پر یہ بادل کی گر جو ہو بجلی کی  
 نافہ مشک ہو برہ جا آید مین مشک  
 ماسیدہ پتھر شیر سر عید شک  
 کہما جو طرح کہ عجب کہنہ کو دیک  
 صاف پانڈ کی ورق ہو زریا ہو کہ  
 ہو جو تیر عرس را کہ کو شہسپاں ملک  
 ریش تہ جان پان کی ہو کہ چک  
 برق خاطر ہو واتیج دوم ہو کہ  
 ہبہ تیر ہو زور کا کہ بادل کی کہ  
 عطر اطرا ہو اجاب کہ ایک شند ہو کہ

بین جوار باب بصراونکی نظیر میں تمام  
 جو بلا آئی وہ معدوم جہانسی ہو جا  
 تیری سیلا و دن ابرنیں جو غریو  
 دیکھتا نہ نظر آتا نہیں سیرانظیر  
 جلوہ گرو نہ تیر افیض جو مثل غور شید  
 صف بنگاہ میں تو ہو جو سوار دل دل  
 جا نہ یہی تر شاہا جو چن میں دیکھی  
 کیون فرمائی نہی لہک لہی تجھے  
 خانہ کعبہ میں پیدائش والا جو ہوئی  
 شب حیرت میں خدا تو فی نہی کی جان  
 اہل لاتی تیری ایشا کو سنا پر شاہد  
 لکھی مقدار زر کل کی چو بی اذن حضور

دیکھو نجات کرم کو تیری کیا کوئی  
 اسم ساحی تمہارے جو کوئی دستک  
 تو پین جہتی پین سلاعی کا ہی شکر  
 مہر و مہر کی فلک پر لگا کر عینک  
 زہنی روی قمر کی کبھی شب کی کالک  
 ساتھ دی ابلق ایام تو جاوہرین  
 ہوش فرحت قبائی گل تر جابی  
 تم حقیقت کو کیجاں فوق الثب  
 معنی بیت خدا ہو کوئی پیدائشک  
 ابتخار مرضات احدی میں پاشک  
 جسکو قرآن میں شکر ہوا تو میں شکر  
 لالہ باغ جہاں کا ہی غلط ہو سچک

به گشتی بی او زمین بقی بر مقابل چگونگی  
 این جهان در هم در غم و غلغلن بی  
 عمل چستری ای شبه دلا گوهر  
 تیر و بختی کو بلا کیون اشارت بی  
 و یکیدین نیکی اگر غافل و مست دلا  
 لا که حق سی رخ تابا کیو شایسته  
 آید که در چنین سن بیان چنانی  
 زیور و کی موفی کابنای رضوان  
 میشتی تلوار سی و وار لکای تو اگر  
 جو تری عشق یقین پی و سی همشپار  
 تیری انگری جو کما یا هر ده پانای نه  
 آینی دو کت لطف احدی پائی بی

ایک پیر کو تری ایک سی لکیر نالاک  
 سکجه جارجی سما سو ترا لی تابسمک  
 مهر تابان کو چر حبت بدلو کو سک  
 ہی و فیل سیه و بروی خمدار کجک  
 نشی هو جانین برن تب کجا بونگی کرک  
 عید بازیدین یوسف کو هزار و گانک  
 قید یوسف ہی ستری عمل کی قیدک  
 صرف روضه کی پید یلج هو و آک  
 دهن خیم عدد دین هو شک جانی شک  
 ہی ہی شکده باد و غفلت کی شک  
 حسن خسا حسینا کای کما یمنینک  
 این کدا آپو شایان کیان بابک

میری دولت اسو فیضین با دل سیدار  
 هر دیکھی تر از نقش قدم کبیرین آ  
 منتبت کی بینش آید بهر کجاست  
 هر دیکھی تو در دیار کیا بهر شک  
 تو نهوا تو کوئی اور نه تسک تو ترل  
 آپ کے بعد کسی نہوی قداری  
 تیری توار سو قائم و پای اسلام  
 ہو تو می الد سبطین رسول و سرا  
 محطی مالک کوثر یغیا خدا  
 خسرو اتونی جو کی طاعتی با رسول  
 نیز الفت میری سرکار و پاک نام  
 وایا تیری در اگر کفاحر کاسب

خواب بیندین دیکھ تیری انکھ چون  
 دست شب کرنی لکھ لطف سخی خنک  
 قافی حکم نوین دین شک  
 یا علی تیری مانی میں هر حد شک  
 تو حق قبول خدا خوشنیم بر شک  
 آپ پیدا ہو میں کبر اندر شک  
 دینداری تیری تیم کا جو شک  
 تیر فرزند ہیں زند پیم بر شک  
 حکم احمدی خوش قافی کو شک  
 تیری خاطر میری ہر نور شک  
 بغل کو بنی امن ماور شک  
 آئینہ داری تیری فرسکند شک

طی ہوں کہ طرح نہ انسان کے قضایا  
 دیکھنا چاہو وہ عرق انگین تیرا  
 تیری جیت میں شہنشاہ کی طرح خدا  
 تو فرما جیت لیا عرق خندق میں  
 توڑ کر ہاتھ تو قہیم کیا شک کو  
 او تو خندق سے جو سبج تو کہتی ہو ملک  
 علم فوج خدا تجھ کو دیا نام خدا  
 تجھ کو اندوہ کی تھی اطاعت سے عرض  
 گر کہہ کوئی کہ ہوتا نہیں اگر کو عذاب  
 کیوں ہر اہو وہ نہ خطہ غمہ تجھ سے  
 دیکھ کر ہوتا انسان کا نہ ہر پانی  
 دونوں عالم میں علمدار سپہر تو جی

ہے تو جی قاضی و شہباز کہنوشک  
 عرق شہر میں گل ہو وہیں تیرے شک  
 سلسلہ پکا لا تجھ سے تیرے شک  
 تجھ جی ہا کہ جو غمہ تیرے شک  
 لو ہا تھے تیرا قلعہ غمہ تیرے شک  
 قلعہ کیا آپ کی ہا نہ جی شک  
 دوست کہہتا تھا تجھ کو تیرے شک  
 او سکھو تم دونوں نہ غمہ تیرے شک  
 رہن گو کہہ دوں میں مگر تیرے شک  
 سپہر جی تیرے سپہر تیرے شک  
 شیر کی زبان سے کہہ کر تیرے شک  
 بچھو کہہ لو سپہر کہہ اشفاق تیرے شک

تیر اندیشان کرم و زخف میں ہی محیط	قطرہ جو گزرا ہی ہو جاتا ہی ہو ہر شیک
کیا ہی نایاب غزل لکھی ہی اسے	موند میں بہر و یونگی حیدر و گزرا ہر شیک
تو طبع سچ خدا داد اور راخو جبک	پیش تکمیل قصیدہ کا ہر سیدان شیک
اوج یہ پاکہ لے پیغلک بہ عیبت	پہونچ کر ٹوٹنی میں دست سہو یا تلک
روح ہی فیض ترا جسم سگامی لئی	لال ہن گل تری گلزار کمر سبز
پہلو ہی ختم رسد ارا مارہ تیرا	دوش احمد تری اجلاس کے اعلیٰ کو
بعد تعظیم جناب نبوی لازم ہے	تیری حکیم فی پیر و جوان کو دک
استفادہ جو ہی اس طبع نہور ہی آئے	ڈھونڈی مانی میں کافر و سحر ماک
سایہ لطف رسول عربی تیرا الحاف	دامن شاہ رسالت تیری خاطر تو
صاحب تاج و تکریم خلیفہ میں تیرے	تیرا دنیا میں ہر ایک شخص ہی جھنک
نور دانہ زیر علیٰ خانی تو ہے	تو ہی دارین میں حضرت کا برو شیک
تجسس و دولت ایمان مانی کو ملے	کیا تیری گلی میں ایمان کیا باک

تو ہی ہمنام خداوند احد نام خدا  
 کہیں بارون سے بڑھ کر تیری صحابہ شہید  
 تجھے جو دولت ایمان زمانہ کو ملی  
 مدح تیر کوئی مداح کو دوسری پہچھے  
 اہل دنیا کی ثنا اور صفت ہی تیری اور  
 میرا کیا موزنہ میری کیا طبع سے کیا تعمیر  
 قہر ہی تیری فضائل کا جو منکر ہو کوئی  
 عبد جبرن وہ نہیں خاص جو عبد الشیطان  
 عاقراً تو صالح ایسی شاہ بہ تہاشقی  
 نامو وہ دین پر پاؤہ غریب الوطنی  
 پوچھا پذیر نہ ہو کج حضرت زید فرزندو  
 کہا شبیر ز قہر پذیرہ روزی گذرے

نام تو میرے جو ماند و نگو ہوتی کجی  
 ریزہ چین کون م کی تری آل برک  
 شیری کیا اگر دیشیاں مان کیا وین بابک  
 بوز نہ کو نہیں سلو م خواص اور  
 نشہ بادہ کو نہیں بہرنگ مدک  
 تیرا و خدا خدا ہی تری مداح ملک  
 جو غضب تجھ پر حکم کری کوئی مردک  
 جسنی اس طرح سے بر باد کیا حق نمک  
 بلکہ اوس سے نبی یادہ ستم آرا مردک  
 ہائی ایام مبارک میں یہ بیدار فلک  
 آج سے کہی روزی گئی آج تلک  
 بول شبیر کہ میں پذیرہ تاجی اتک

شبہ و فرمایا کہ جس قسم میری مدح  
 الخراکیسی فرمائی تھی حضرت کلمات  
 اوسید انعام میں لکھا ہے کہ ابن مسعود  
 ایک چہرہ میں نظر آئی وہاں اوسکو قطام  
 ابن مسعود فرمایا اوسکو سپاہ میں و صلت  
 دیکھ کر بخود و واقعہ و شہید اوسکو  
 ابن مسعود فرمایا کہ اس کی تعداد وہ کیا  
 ایک و چھ کو گنیز ایک ہی درکار غلام  
 یعنی کہ قتل علی ابن ابیطالب کو  
 اوسکی باتوں سے قتل میری عہد پر  
 تینوں باتوں کو کیا شہر میں بکین قبول  
 ایک و اتنا دام و قطام ایک شہید

استغاثہ پہرہ و دیوان تھا اونکو  
 روزہ شکر شکر کے کمر کو تو تھے  
 شیریں طرف میں ایک عین چوڑھی  
 شہرہ فی فرما کیا دین میں عین خوش  
 تھا جو کہ کمر کو یاد دیا وہ دودھ  
 بائی اوش کی اور اسی اندر ہوا  
 رات بہر جاگتی ہی جاگتی کدو شہ کو  
 دیکھ کر حرج کو کہہ تھی ہی ان بھی  
 پونہ پانچ گھنٹہ بیا نہیں آگئے تھے  
 بول حضرت کہ سن ہی بنت بول غلڑا  
 کہی کیا نہو پر میری خاطر کو ہر  
 انصرص کی یہ باتیں چلی سوی مسجد

غنیمت کی کو ان آپ ہی شکر  
 اور کونہ پانچ گھنٹہ ہی شکر  
 ایک عین اسنی غلڑا کو سائیدہ کا  
 شیریں میرا حساب نہو دینک  
 واسطی روزہ کشاکی را صرف  
 کہ بھی جاتی تھی جو کب شکر  
 کہہ عین کی کہی پر اوٹھ کر تھک  
 دیکھتی ہو کا عین صبح کا نارنگ  
 مضطرب کیوں ہو گمانی نہ ہلک  
 میں شجاعت سے ہوں لڑا تھک  
 جیسی اس تھک شکر میں کدو شہ  
 غل چا لگو موجود تھی کہ ہر

کہ ازینب ہی کہ یہ لوح گری حیدرین  
 مسجد کو فہمین لہجی جو جکار سبکو  
 کونسا گہترما کہ جسمین لگی وہ آواز  
 انس و جن کہو لگے جل و علی شانہ  
 سراقہ سن شقی فی وہ لگائی تلوار  
 نفل کا سجدہ اول تاکہ خالی کیا وار  
 عمرو کی تنیم جو جہاں شکاوت جا نگاہ  
 راوی کہ شاہی ہزار خم نمودار ہوا  
 آپ فی ہونہ سو کہا فرشتہ رب الکعبہ  
 راز را گیا مسجد ستونوں کو حکم  
 کہما جبریل فی چلا کے الا قتل  
 سب فی مرد کہو نسی کل ای باہر

اب و انکی خبر لگی ہی لہجہ ہمیشہ  
 ای گلہ ستہ یہ کچھ کہی دیتی ہو  
 کون چو نکا نہیں ان بنانک و طغاب  
 صلوات عرش فی لگی لگے لگے  
 ہم قائل میں کچھ تھی کہی اردو ملک  
 وہ سری التجارہ چو ہر ہر ہر ہر ہر ہر  
 لگی و سپہی بھر شہن کو شک  
 مفرق چاک سی پیشانی نورانی  
 خون جاری ہو بند ہوئی آہ پاک  
 تہترانی لگاوتا و دین بر رخا فک  
 کہ لگی شوری جی جی لگی ہی لگی  
 بیتا تاکہ کوئی سہو کوئی سہو تاکہ

جب نماز میں کھڑے ہو تو فوراً  
 کوئی کتابھی کہ داما دینی کو مارا  
 کوئی کتابھی جو اندھم امامت کا ستون  
 کوئی کتابھی اوٹھی رونق دین نیا  
 کوئی کتابھی ہوا آج زمانہ تاریک  
 سنگیہ بات کو بسیا ختمہ دورِ حسین  
 بانی وہ دین پر پایہ ہم پر پوری  
 بانی وہ صبر مصیبت میں شب غم کا ستون  
 بانی وہ سوزِ زمانہ گواہِ آلامِ عین  
 ہا کو دیکھا تیرے دیکھا کہ غشِ حضرت  
 الوہیہ شہر والا کو کٹر کرتا ہے  
 عین حجاب میں ایک خونگوار پھر نہ آ

بہاؤ نسبی کہنا خواب سے اوٹ ہو سارا  
 کوئی کتابھی ہو تو قتلِ حسین ملک  
 کوئی کتابھی کہ مار گئی توحیدِ بیشک  
 کوئی کتابھی گئی غنچہ ایمان کی مہک  
 کوئی کتابھی گئی نیرِ تقویٰ کی چمک  
 باتوں سے خاک گریاں کنو اس تن تک  
 بانی وہ سینو غنچہ نو نکلیں غنچہ کی ہرک  
 بانی تاریک وہ گلستانِ حلالہ چمک  
 بانی وہ اخلا اندوہ کی نظرِ غائب  
 جمع ہیں سارے نمازیں غلط اور برک  
 اوٹھا جاتا نہیں کہ سکتی نہیں باؤں تک  
 کشتیِ نوح کی صورت ہر شہر چمک

<p> ابو جبهه کو کہا تو نہ اوڑھا شر کو سرک  کہا شہر و امامت کرو دنیا بیشک  وہ لون فرزند کی آٹھ نو سو ششک  کہ ان تھا او سکونہ اقل کر جو دیزک  اب کوئی تھیں آتا ہو ہوا وہ مرک  مشکین باندہ جو تھا و انہو ہا تھیں یک  کیا نہ پونجی و سری کوئی نہایت شک  یا تھو سری ہدایت میں اسید شک  روح کہ برقی و دم کا تھا جو شک  اسکا کہلاو ایو جو میر لہو جاو شک  کیوں کہ نہ ہو ان کا شیخ جو ضربت یک  یعنی انچا بہ ان ہی رک نہ پونچا و شک </p>	<p> جہت ویکھا حسن پاک فی احوال پدر  پہرچو کو ہشت کو ہو و خوشی نہی حاصل  یشویش و صفا اول میں پی ہا نماز  پوچا یہ دست و آر ہوئی کس سو با با  کیا ارشاد جس نکر و نور نظر  اتنی نہی کہ کیا کیو نہی چنید باو سکو  پوچا خست فی حق تو کیا لیر نہا و شک  یا براتہا میں امام او سکا جو و و شک  پہر خست یہ ہوا حکم کہ کو لوہ شکین  یہ تہا را جو میر اسکا قصہ کہنا  میں جو مر جاو تیغ اک ضرب لہا سکو  اختیار سکا جو جو ہو امین تان </p>
---	--

کہتی تھی یہ کہ غشی ہو پوری طاری ہو  
 بیڈیان ورتی تھی چن شربا پتہ گہرین  
 دن چر یا جتنا ہوا زہ کا اوتنا خوش  
 وونون فرزندون نے نمان بولا اگر کھر  
 دیکھتی تھی اہوی تغیر یہ حالت اوسکی  
 ہوا تلواریجہائی تھی سم قائل مین  
 نہیں بعد اسکو پیا اپنی اک کانسہ شیر  
 وروسرین وہ قیامت کا ہوا تھا پیدا  
 ساری اونیسیون ان بیسیون بیسیون  
 کہیت کہتی زندگی نہ رخصت کلام  
 کہی اصحاب گرامی کو رخصت کرنا  
 باجیدیکہ ہویدا ہوئی اکیسیون شین

رکھو کھلی مین سپر لیکھو دروازہ تک  
 چوڑو چوڑو سپر کور ہو جان تک  
 وہوب کی طرح کیا جسم مبارک مین  
 کہا جراح بھی تو حال کوسن شکر کلو تک  
 جان ہونو وہ لکارو لگا کر کوٹیک  
 شکرل بچہ کی نہن شاہ باب کی اتک  
 اور کہا آخری یہ رنق مرا تھا بوشک  
 جس قدر باند تھی تو اور زیادہ تھی د  
 یون مین بیتاب ہوا دھبہ جین ملک  
 کہ نظر سو زمین کا نظر سو فلک  
 کہ ہنولات کو پانچ اونیسیون پانچ  
 شبت بہت کی لگای ہوئی ہونو پرکا

کہو مگر دیدنی حق میں کو پکارو شہیدین  
ہاتھ بجاو نہ دین اوپر کاو نہاوتو مجھے  
کلمہ پڑھ کے سدا جو ہو شہد بڑیا  
دیگر کفر جن جن نے کہا انا اللہ  
بعد تجھیں تبارہ بر روان ہو نیلگا  
پانڈی اور سر کا تھی جناب میں  
سیاکو مد فون کیا پھر خج اشرفین  
کیونکہ فرمای تھی حضرت فرمود یہ تھی  
یہ بھی اچھوت جو کہ مدوہم تھی شریف  
الغرض خج باریک دفا کو پکر سدا  
پھر تو افسوس کو دین چاہتا ہوں  
نہ ہر شہید ہر شہید ہر شہید

لاؤ شہید پھر میری ہر اہل ملک  
جب اٹھایا تو تختیاں پڑھی تہلیک  
سار میں دنیا بھی تار کی مٹی قلیک  
ہوش سپر کو آیانہ بہت مدت تک  
طیر سب کر نیلو تخت سلیمان کا شک  
ساتھ فرزند کو چاک لریاں یک  
قبل اس کو کہنے اے ہو خوش فلک  
کہ میری قہر کا آتشنا شبک  
عز منہ و کتات با ملت ہارون  
با شہنخ عیت یہ بیان اندک  
کونسی آیت تہا کرتا جو با سو ہی  
تو آواز کا ہے جو کہ آواز فلک

خاتم ایامی که نشانی است از قیامت  
ای خداوند جهان بهر زل و زحی  
بزرگ شاه لولا که در این حساب  
خسرو و خنجر و این چنین شور  
هول برین و چون که در این حساب  
بوی الارواح و این چنین شور  
پیار و حسد و این چنین شور  
سخر و دولت و این چنین شور  
هفت تیر و است و این چنین شور  
جنگ شام و این چنین شور  
نام و دشمن و این چنین شور  
خسرو و خنجر و این چنین شور

پرو و سپهر و این چنین شور  
ای خدا بهر سواد و این چنین شور  
زان مرد و سپهر و این چنین شور  
باز و این چنین شور  
قبر کی که در این حساب  
میر و این چنین شور  
هر و این چنین شور  
فکر کی که در این حساب  
جنگ و این چنین شور  
سخر و خلق و این چنین شور  
جنگ و این چنین شور  
افکار و این چنین شور

قلب جاک تشکین جگر کور است  
جیتک خضر کو و راه غای تو فیض  
سرو چینی و سربو بسکول شمشیر  
نفس باطل که طریح شمع و لاله است  
خاتمین فاش و پرده نه چو کاکبوی  
طائر شوش و کوش نه نصیب  
طبع طامع که طریح زخم دل او سگانه  
دل شمع و دل بوخت مخالف هوا  
جگر عدل کو و جگر چاک تو دل و دامن  
ایک روز دین من من عدل و عدالت  
ویده اهل و الا و الیه نور ایمان  
گر خوشی کردی چو چرخ بهر جنبیا که

جب تک کہ میں میں جو کچھ سخن بیان  
 اُمّتِ احمدِ مختار میں ممتاز رہوں  
 روزی و شبہ نہ پائیں کہی اعدا علی  
 سب عین میں ہی قبول ہوں ہر وقت کا  
 شکر جو ختم ہوا آج قصیدہ میرا  
 کچھ ہی احوال کا اظہار احباب ضرور  
 شاعری میری لکھی باعثِ اعزاز ہیں  
 یہی باعث ہے کہ ہوتی جو رقم نہ دے  
 کرمانی کو یا اسکو تعالیٰ جانے  
 اوس زمین میں کہ ہو سودا کا قصیدہ  
 وہ قوافی کہ جو تھوڑا ج نظم سودا  
 بعض جملہ نثر و قافیہ و کلام یہ سب

مجھ کو توفیق شہداء و شہدین ہو بیشک  
 آلِ انصار صحابہ کی کر و روح  
 تاجر و روزہ جو ممنوع ہوا اچھوٹ  
 انبیاء جن پر ہیں پس خیر اور یک  
 اسکو قبول کریں یا دشمن و ملک  
 یہ نہ سمجھیں کہ تعالیٰ ہوں کرتا یک  
 ہوں مکتوت ہی جو تھا خیر بیشک  
 کرو میں حضرت جبریل امین کی  
 دیکھ لے غور ہوا شہار قصیدہ یک  
 فکر اصل کشتی شاعر نہیں کی استیک  
 میری حتیٰ میں اب اللہ بخشے یک  
 بابک برکات ملک چکن نش یا کہ نہ

بیشتر قافنی سودا کو کئی عمارت رک  
 ماوراء السیاح ہوتی ہیں جو پورے شہار  
 یعنی اونیسویں بستی تک لگے  
 نظر غور سے شہر کا پایہ دیکھو  
 بنقبت ہیں مضامین صحیحہ لکے  
 انضمام اور چین ہاؤ کی روایت کا کیا  
 ایسے اشعار جو اس نگاہ سے لکھ کر کوئی  
 شرط یہ کہ دونوں مضمون بھی اعلیٰ  
 گہرا بھی ہو اور کلام عطا شدہ بھی ہو  
 لکھ کر جو ان تمام قصیدہ یہ ہے  
 خوشنماں ان تمام قصیدہ یہ ہے جو کوئی

جیسے ہر لفظ سے کیا کر دیا گیا کہ شہر  
 صرف تصنیف میں جو ہیں یا دور  
 شعور و چمک دہندہ نہیں بلکہ  
 اب گہری طرح چین منوئی  
 سنکے جا چھوٹیں ان کی توجہ  
 جسکا شہر ہے تو اک شہر ہے پورا دنیا  
 انہوں نے کہیں انہیں نہ چاہا اور انہ  
 شرط یہ ہو کہ ہر روز وہ ضرور  
 ہم بزرگ اس کو کہیں ہو چاہیں  
 جس سے تا شہر ہو گیا سعادۂ  
 نہ ہمارے ہی تصنیف عیاں ہو شہر

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ  
 اجمعین۔ مآلہ بعد خندہ پر گندہ خادم شعرائی کہن و نوحہ فضل علی  
 متہم مطبع خدمت سراپا برکت ارباب بصیرت مین مدعا طراز  
 خاتمہ طبع قصیدہ خوف نشان کا پرواز سے راس الرؤس الامیر الامرا  
 ناظم مکتبنا شریعتا قدردان اہل جوہر رتبہ شناس ارباب ہنر  
 جمیل المناقب جلیل المراتب حاتم و ہزبر کی شہر شباب السید عباد  
 الوحید عالجباب چودہری محمد سعید الدین حسین صاحب  
 بیس کہ پیر و بزرگ مخلص پید نے کیا قصیدہ فرمایا  
 شعر و رنگ قبولیت دکھایا کہ مین ضعف فکر نہیج جنوبات  
 وز و اند کا ذکر نہیں کیوں نہوشاعری مین کمال ہو جو رطب کا  
 چمکے بحر حال ہے جناب صنف کی جو کچھ توصیف کرواں قایل ہے

بر سر قصبہ اس پر قول کی دلیل جو بجان اللہ بجان اللہ واہ واہ  
 - داود بنو کے قابل نہ ہیں ہوں نہ میرا کلام ہے مگر باقی قابل  
 قبولیت جناب میر علیہ السلام جب کا محمد روح ایسا عالم مقام ہوا اسکے  
 علاج کا کیونکر نہ تر کلام ہونی اس حقیقت کہ کلام شریک کلیم جو ساقی کو شری  
 مع سے موجب کوثر و نسیم ہے روایت صحیحہ کا التزام کیا ہے تو یہ جو کہ  
 بزرگام کیا کوئی بات حنفی مذہب کے خلاف نہیں کہی آجین خلائف نہیں تھے  
 قصبہ لکھنؤ کے التزام حضرت ہی سے ہوا اور کیا کلام ایسا دیکھا  
 نہ سنا لطف یہ جو کہ ۹ ماہ مبارک کو شروع ہوا اور اس کو اختتام ہوا آج  
 یہاں کی مجلس میں جب کو خود پڑھا سامعین نے لطف و اندازہ پایا حاضرین نے  
 کیف و نازہ اوشایا حاجی خواجہ احمد صاحب شمس کتب فروش کو اصرار سے  
 یہ کلام فیض انعام مطبع سعید الاخبار مقام کھیرہ بزرگ میں تہ تیغ اس شکل  
 ۲۹۴۲ء بطور نقش اول چھپ کر تمام ہوا اور سورت عام طالب النسخ سے چھپ کر تمام

قطب نما کے چھپنے پر جو درجہ صحت و سچائی کے ساتھ لکھا گیا ہے اس کی تصدیق و تائید کے لئے جو کتب و نسخہ موجود ہیں ان کے ساتھ  
 یہ کتب و نسخہ بھی لکھے گئے ہیں تاکہ قاری کو معلوم ہو کہ یہ کلام کون سے کتب و نسخہ سے چھپا گیا ہے اور اس کی تصدیق و تائید کے لئے  
 ان کو روایات و تصدیقات کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ قاری کو معلوم ہو کہ یہ کلام کون سے کتب و نسخہ سے چھپا گیا ہے اور اس کی تصدیق و تائید کے لئے

اشعار و شخص قصبہ و خوش نشان کو چھپا ہے  
 طبع اول ۱۲۰۰ھ  
 طبع دوم ۱۲۰۱ھ

